

ہر جاندار کا رزق اللہ پر ہے

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا ہوئے

انسان کی حالت

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

اور زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو،

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ

اور خدا ان کے ٹھکانے اور رہنے کے بعد انکے سونپے جانیکی جگہ (قبر) کو بھی جانتا ہے

مُّبِينٍ ۞ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

سب کچھ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے اور وُہ توہی (قادر مطلق) ہے جسنے آسمانوں اور زمین

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ

کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اس وقت) اس کا عرش (فلک نہم) پانی پر تھا (تمہارے پیدا کرنے سے) تمہیں آزمانے کیلئے آسمان و زمین اسی غرض

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ

سے بنایا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں زیادہ اچھی کارگذاری والا کون ہے اور اے رسول اگر تم (ان سے)

مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا

کہو گے کہ مرنے کے بعد تم سب دوبارہ (قبر سے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر فوراً ضرور کہہ بیٹھیں گے

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۞ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور اگر ہم گنتی کے چند روزوں تک ان پر عذاب اتارنے میں

إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۗ أَلَا يَوْمَ

دیر بھی کریں تو یہ لوگ (اپنی شرارت سے) بے تامل ضرور کہنے لگیں گے کہ ہائیں (عذاب) کو کونسی چیز

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

روک رہی ہے سن رکھو جس دن ان پر عذاب آپڑے تو (پھر) انکے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس (عذاب) کی یہ لوگ



كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ۞ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ

ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ انکو ہر طرف سے گھیرے گا اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں

مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۞

پھر اس کو ہم اس سے چھین لیں۔ تو اس وقت (یقیناً) بڑا بے آس ناشکرا ہو جاتا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ

(اور ہماری شکایت کرنے لگتا ہے) اور اگر ہم تکلیف کے بعد جو اسے پہنچتی تھی راحت و آرام کا

ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ ١٠ اِلَّا

ذائقہ چکھائیں تو ضرور کہنے لگتا ہے کہ اب تو سب سختیاں مجھ سے دفع ہو گئیں اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑا

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

(جلدی) خوش ہو جانیوالا شیخی باز ہے مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے (وہ ایسے نہیں) ایسے

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ١١ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا

لوگ ہیں جن کے واسطے (خدا کی) بخشش اور بہت بڑی اجر ی ضروری ہے تو جو چیز[۱] تمہارے پاس وحی کے

يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا

ذریعہ بھیجی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگدل ہوتے

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ

ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یا (انکی تصدیق کیلئے) انکے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ١٢ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

آیا تو تم صرف (عذاب سے) ڈرانیوالے ہو تمہیں انکا خیال نہ کرنا چاہیئے) اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے کیا یہ لوگ

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ

کہتے ہیں کہ اس شخص (تم) نے اس (قرآن) کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ تو تم (ان سے صاف صاف) کہدو کہ اگر تم اپنے

ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

دعوی میں سچے ہو تو (زیادہ نہیں) ایسی دس سورتیں اپنی طرف سے گھڑ کے لے آؤ اور خدا کے سوا جس کو

صٰدِقِيْنَ ۝ ١٣ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ

تمہیں بلاتے بن پڑے مدد کے واسطے بلا لو اس پر اگر تمہاری نہ سنیں تو سمجھ لو کہ یہ (قرآن) صرف خدا

بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ١٤

کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اب بھی اسلام لاؤ گے (یا

[۱] عیاشی نے اپنی تفسیر میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جبرئیل غدیر کی شام کو حضرت علی کی خلافت کا حکم لے کر نازل ہوئے یہ سنکر آپ مخالفین کی تکذیب کے خوف سے دل تنگ ہوئے باوجود اس کے کچھ لوگوں کو مشورہ کے واسطے بلایا اور سمجھ لئے کہ میں بھی تھا مگر کچھ باتیں ایسی ہوئیں کہ آپ رونے لگے جبرئیل نے کہا آپ خدا کے حکم سے روتے ہیں آپ کے لئے بنا نہیں بلکہ میرا خدا جانتا ہے کہ جنگ اس نے جہاد کا حکم دیا فرشتوں کو مدد کے واسطے نازل فرمایا۔ اس وقت تک لوگ مجھ پر ایمان لائے پھر یہ لوگ حضرت علی کی خلافت کو بھلا کیونکر مانیں گے جبرئیل واپس گئے اور یہ آیت لیکر نازل ہوئے اسی سے واضح طور پر ثابت ہے کہ علی کی خلافت کا حکم کئی مرتبہ نازل ہو چکا تھا لیکن چونکہ اس کا وقت خدا نے معین نہیں کیا تھا اس وجہ سے حضرت رسول موقعہ کے منتظر تھے آخر جب یا ایہا الرسول بلغ الخ عتاب کے ساتھ نازل ہوا تو آپ نے غدیر خم میں اس فرض کو ادا کیا

[۲] یہ قرآن کی حقیقت کی بہت واضح دلیل ہے کیونکہ عرب کی سرزمین پر ایک سے ایک فصاحت و بلاغت میں بڑھ چڑھ کے تھا مگر باوجود اس کے ان لوگوں نے اپنی ذلت اسیری قتل و غارت گوارا کی اور ایک سورہ بھی نہ بنا سکے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ دوسرا شخص بناتا تھا تو بھی غلط کیونکہ اگر وہ دنیادار تھا تو اپنے واسطے بادشاہی کی تمنا خود کیوں نہ کی اور اگر دیندار تھا تو اپنے دین کو مٹنے اور دوسرے دین کو بڑھنے کیوں دیا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا ہوتا تو بھلا کفار مکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے ایک سورہ بنوا نہ لاتے۔ ١٢ - ١٢ - ١٢

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ

نہیں اینکی کرنیوالوں میں سے جو شخص دُنیا کی زندگی اور اُسکی رونق کا طالب ہو تو ہم اُنھیں انکی

أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُولٰٓئِكَ

کارگذاریوں کا بدلہ دُنیا ہی میں پورا پورا بھر دیتے ہیں اور یہ لوگ دُنیا میں گھاٹے میں نہیں رہیں گے مگر

الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا

(ہاں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں (جہنم کی) آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ دُنیا میں ان

صَنَعُوا فِيهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَنْ

لوگوں نے کیا دھرا تھا سب اکارت ہو گیا اور جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے سب ملیامیٹ ہو گیا تو کیا جو

كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ

شخص اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے پیچھے ہی پیچھے ان ہی کا ایک گواہ

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوسٰٓى إِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ

ہو اور اسکے قبل موسیٰ کی کتاب (توریت) جو (لوگوں کیلئے) پیشوا اور رحمت تھی (اسکی تصدیق کرتی

بِهٖ ۚ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ

ہو وہ بہتر ہے یا کوئی دوسرا) لوگ سچے ایمان لانیوالے ہیں اور تمام فرقوں میں جو شخص اسکا انکار کرے تو اسکا ٹھکانا

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ

بس آتش جہنم ہے تو تم کہیں اسکی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا، بیشک قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھے اس سے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ أُولٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ

زیادہ ظالم کون ہوگا ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور

يَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

گواہ ۲ اظہار کرینگے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ (بہتان)

لہ ابن ابی حاتم اور ابو نعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ منبر پر فرمایا کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن نہ نازل ہوا ہو یہ سنکر ایک آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا کیا تونے سورہ ہود کی یہ آیت افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ نہیں پڑھا ہے تو علی بینۃ سے مراد حضرت رسالت ہیں اور یتلوہ شاھد منہ سے میں مقصود ہوں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ مطبوعہ مصر اس کے علاوہ تفسیر ثعلبی میں ابن عباس سے کتاب المنارات میں منہال سے یہ روایت کچھ زیادتی کے ساتھ منقول ہے اور اسکے علاوہ مثل حافظ ابو نعیم کے حلیۃ الاولیاء میں بہت سے لوگوں نے اہلسنت کے علماء میں نقل و بیان کی ہے ۱۲ ۲ کراما کاتبین یا پیغمبر یا ہر زمانہ کے ائمہ معصومین یا ہر شخص کے اعضاء ۱۲

الا لعنة الله على الظلمين ﴿١٨﴾ الذين يصدون

باندھا۔ سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے جو خدا کے رستے سے لوگوں کو

عن سبيل الله ويبغونها عوجا وهم بالاخرة

روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت سے بھی منکر ہیں۔

هم كفرون ﴿١٩﴾ اولئك لم يكونوا معجزين في

یہ لوگ روئے زمین میں نہ خدا کو ہرا سکتے ہیں اور نہ خدا کے سوا

الارض وما كان لهم من دون الله من اولياء

ان کا کوئی سرپرست ہوگا ان کا عذاب دونا کر دیا

يضعف لهم العذاب ما كانوا يستطيعون السمع

جائے گا یہ لوگ (حسد کے مارے) نہ تو (حق بات) سن سکتے تھے نہ

وما كانوا يبصرون ﴿٢٠﴾ اولئك الذين خسروا انفسهم

دیکھ سکتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ اپنا آپ ہی گھاٹا کیا

وضل عنهم ما كانوا يفترون ﴿٢١﴾ لا جرم انهم في

اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے تھے (قیامت میں) سب انہیں چھوڑ کے اچل چنپت ہوگئیں

الاخرة هم الاخسرون ﴿٢٢﴾ ان الذين امنوا وعملوا

اسمیں شک نہیں کہ ناچار یہی لوگ آخرت میں بڑے گھاٹا اٹھانیوالے ہونگے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول

الصلحت واخبتوا الى ربهم اولئك اصحب الجنة هم

کیا اور اچھے اچھے کام کئے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی سے جھکے یہی لوگ جنتی ہیں کہ یہ

فيها خلدون ﴿٢٣﴾ مثل الفريقين كالاعمى والاصم و

بہشت میں ہمیشہ رہینگے (کافر مسلمان) دونوں فریق کی مثل اندھے اور بہرے اور دیکھنے

البصير والسميع هل يستوين مثلا افلا تذكرون ﴿٢٤﴾

والے اور سننے والے کی سی ہے کیا یہ دونوں حال میں برابر ہوسکتے ہیں۔ تو کیا تم لوگ غور نہیں کرتے

ظالموں پر خدا کی لعنت

وقف لازم

مومن کافر کی تمثیل

حضرت نوح کا قصہ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ ٢٥ ع ٣

اور ہمنے نوح کو ضرور انکی قوم کے پاس بھیجا اور انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تو تمہارا (عذاب خدا سے)

أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

صریحی دھمکانے والا ہوں (اور) یہ سمجھاتا ہوں کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو میں تم پر ایک دردناک دن

يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝ ٢٦ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا

(قیامت) کے عذاب سے ڈراتا ہوں تو ان کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمھیں اپنا ہی سا ایک آدمی

نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ

سمجھتے ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو ہوئے بھی ہیں تو بس صرف ہمارے چند رذیل

هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن

لوگ [له] اور وہ بھی بے سوچے سمجھے (سرسری نظر میں) اور ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی

فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۝ ٢٧ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن

فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں (نوح نے) کہا اے میری قوم کیا تمنے یہ سمجھا ہے

كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ

کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اسنے اپنی سرکار سے

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ۝ ٢٨

رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہے اور وہ تمھیں سجھائی نہیں دیتی تو کیا میں اسکو (زبردستی) تمہارے گلے منڈھ

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ

سکتا ہوں اور تم ہو اسکو ناپسند کئے چلے جاؤ اور اے میری قوم میں تو تم سے اسکے صلہ میں کچھ مال کا طالب

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي

نہیں میری مزدوری تو بس خدا کے ذمہ ہے اور میں تو تمہارے کہنے سے ان لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں نکال

أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ ٢٩ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ

نہیں سکتا کیونکہ یہ لوگ بھی ضرور اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونگے مگر میں تو دیکھتا ہوں کہ تم ہی لوگ ناحق جہالت

[له] چونکہ حضرت نوح پر ایمان لانے والے دنیا کے اعتبار سے کمتر تھے اس کی طرف توجہ نہ کرتے اور فقر و فاقہ میں اپنی بسر کرتے اور خدا کی یاد میں مشغول رہتے اس وجہ سے کفار انھیں رذیل کہا کرتے تھے بلکہ کبھی یہ بھی کہتے کہ تم ان رذیلوں کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم لوگ تمہارے پاس آیا جایا کریں اسی کے جواب میں حضرت نوح نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے کہنے سے ان لوگوں کو نکال نہیں سکتا ۱۲

اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳۰ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ

کرتے ہو اور اے میری قوم اگر میں ان بیچارے غریبوں کو نکال دوں تو خدا کے عذاب سے بچانے میں میری مدد کون کریگا

عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ

تو کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے اور میں تو تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب دان ہوں اور نہ یہ کہتا

مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ

ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمھاری نظروں میں ذلیل ہیں انھیں میں یہ نہیں کہتا کہ خدا

يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْٓ

اُن کے ساتھ ہرگز بھلائی نہیں کرے گا اور اُن لوگوں کے دلوں کی بات خدا ہی خوب جانتا ہے

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

اور اگر میں ایسا کہوں تو میں بھی یقینی ظالم ہوں وہ لوگ کہنے لگے اے نوحؑ تم ہم سے یقیناً جھگڑے

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اور بہت جھگڑ چکے پھر اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب کی) تم ہمیں دھمکی دیتے تھے ہم پر لا چکو

الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ

نوحؑ نے کہا اگر چاہے گا تو بس خدا ہی تم پر عذاب لائے گا اور تم لوگ کسی طرح اسے ہرا نہیں سکتے

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۳ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ

اور اگر میں چاہوں کہ تمھاری (کتنی ہی) خیر خواہی کروں اگر خدا کو تمھارا بہکانا منظور ہے تو میری

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ

خیر خواہی کچھ بھی تمھارے کام نہیں آ سکتی وہی تمھارا پروردگار ہے، اور

رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۴ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا (کفار مکہ بھی) کہتے ہیں کہ قرآن

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵ؑ 

کو اس (رسول) نے گھڑ لیا ہے تم کہدو کہ اگر میں نے اسکو گھڑا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو جرم کرتے ہو اس سے میں بری ہوں

حضرت نوحؑ کا قصہ

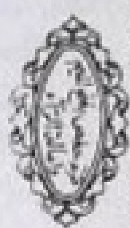
وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا
اس سے میں بری الذمہ ہوں اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی تھی کہ جو ایمان لا چکا (وہ لا چکا) اسکے سوا اب کوئی شخص تمہاری
مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۳۶
قوم سے ہرگز ایمان نہ لائے گا تو تم خواہ مخواہ ان کی کارستانیوں کا کچھ (غم نہ کھاؤ) اور بسم اللہ کر کے
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي
ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بناڈالو اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ
الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۳۷ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ
سے سفارش نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ ضرور ڈوبا دیئے جائیں گے اور نوح کشتی [۱] بنانے لگے اور
وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ
جب کبھی ان کی قوم کے سربرآوردہ لوگ اُن کے پاس سے گذرتے تھے تو ان سے تمسخر کرتے نوح (جواب
إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۳۸
میں) کہتے کہ اگر اسوقت تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو اسی طرح ہم (تم پر) ایک وقت
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ
ہنسیں گے اور تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے کہ (دنیا میں) اسے رسوا کر دے
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۳۹ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ
اور کس پر (آخرت میں) دائمی عذاب نازل ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا اور تنور [۲]
قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا
جوش مارنے لگا تو ہم نے حکم دیا (اے نوح) ہر قسم کے جانداروں میں سے (نر و مادہ) جوڑا (یعنی) (دو) لے لو اور جس کی
مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا
ہلاکت کا حکم پہلے ہی ہو چکا ہے اسکے سوا اپنے سب گھر والے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کو کشتی میں
قَلِيلٌ ۴۰ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ
بٹھا لو اور اسکے ساتھ ایمان بھی تھوڑے ہی لوگ لائے تھے اور نوح نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا خدا ہی کے نام سے اس کا

[۱] حضرت نوح کی کشتی بارہ سو گز لمبی آٹھ سو گز چوڑی اسی گز اونچی تھی اور اسکے تین درجے تھے نیچے کے درجے میں چوپائے بیچ میں پرند اور اوپر آدمی اور ضرورت کی سب چیزیں اس میں جوڑ تھیں۔ غرض جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوح نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اور اسی آدمیوں کو جو آپ پر ایمان لائے تھے لے کر سوار ہوئے تو پہلے تنور سے پانی ابلنے لگا آفتاب کو گہن لگا۔ آسمان سے موسلا دھار پانی کی چادریں گرنے لگیں پھر زمین کے تمام چشمے زوروں میں ابلنے لگے اور تمام پانی پانی ہو گیا اور آسمان اور پانی کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ ۱۲

[۲] جس جگہ اب مسجد کوفہ ہے وہیں پر کشتی بنی تھی اور یہیں سے طوفان کی ابتدا ہوئی تھی جس تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا وہ گویا مسجد کوفہ ہی میں تھا۔ ۱۲

[۳] حام سام یافث یہ تینوں بیٹے تھے اور تینوں ان کی بیبیاں اور ایک خود حضرت کی بی بی جو ایمان دار تھیں اور ایک خود آٹھ ہوئے اور بہتر آدمی امت کے اسی ہوئے۔ اسی سے تو خدا فرماتا ہے۔ وما آمن معہ الا قلیل۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲۰۱۲



رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٤١ وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۣ

بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے کشتی میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور کشتی ہے کہ پہاڑ جیسی اونچی لہروں میں انکو

وَنَادٰی نُوْحُ ۣ ابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ

لئے ہوئے چلی جا رہی ہے اور نوح نے اپنے بیٹے کو لہ جو ان سے الگ تھلگ ایک گوشہ میں تھا آواز دی اے میرے فرزند آ ہمارے

مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ۝٤٢ قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ

کشتی میں سوار ہو لے اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ وہ بولا اب مجھے معاف کیجئے میں ابھی تو کسی پہاڑ کا سہارا

یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا

پکڑتا ہوں جو مجھے پانی (میں ڈوبنے) سے بچالے گا نوح نے (اس سے) کہا اے کمبخت آج خدا کے عذاب سے

مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝٤٣

کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر رحم فرمائیگا اور یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ یکایک دونوں باپ بیٹے کے درمیان ایک موج

وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ

حائل ہوگئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا اور (جب خدا کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان (برسنے سے)

الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا

تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور (لوگوں کا) کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری اور (چاروں طرف) پکار دیا گیا کہ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝٤٤ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ

ظالم لوگوں کو (خدا کی رحمت سے) دوری ہے۔ اور جس وقت نوح کا بیٹا غرق ہو رہا تھا تو نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کی کہ اے میرے

مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝٤٥

پروردگار! اس میں تو شک نہیں کہ میرا بیٹا بھی میرے اہل میں شامل ہے اور تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچاؤنگا اور اس میں تو شک نہیں کہ تیرا وعدہ سچا ہے

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۣ

اور تو سارے جہان کے حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو میرے بیٹے کو نجات دے۔ خدا نے فرمایا کہ نوح تم کیا کہتے ہو وہ ہرگز تمہارے اہل میں

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ

شامل نہیں وہ بیشک بد چلن ہے تو دیکھو جس کا تمہیں علم نہیں ہے مجھ سے اسکے بارے میں درخواست نہ کیا کرو میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں کہ

لہ اس کا نام کنعان تھا اور اس کی ماں کا نام واعلہ یہ دونوں کشتی پر نہیں سوار ہوئے اور پانی سے جہنم کی آگ میں پہنچے اس کے علاوہ حضرت نوح کے تین صاحبزادے اور تھے، حام سام اور یافث جن کی اولاد سے ساری دنیا ہے کیونکہ جب حضرت کشتی سے اترے تھے تو کوہ جودی ہی کے دامن میں ایک بستی آباد کی اور وہیں رہ گئے اور اس کا نام سوق الثمانین (اسی آدمی کا بازار) رکھا خدا کی شان چند دن کے بعد وہاں ایک ایسا مرض پھیلا جس سے اولاد نوح کے علاوہ سب مومنین مر گئے صرف یہی تین صاحبزادے



اپنی بیویوں سمیت رہ گئے ان ہی میں سے دنیا پھیلی اسی وجہ سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں۔ ۱۲ ٢ چونکہ کنعان ظاہری طور پر ایماندار تھا اور حضرت نوح اسکے باطن کے حال سے واقف نہ تھے اور خدا نے ان کے لڑکے باپوں کی

(باقی صفحہ ۳۶۱ پر)

… نافرمانی کی بنا پر اس خاندان سے خارج

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ۴۶ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ
نادانوں کی سی باتیں نہ کیا کرو۔ نوح نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کا
مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ
مجھے علم نہ ہو وہ (میں) اسکی درخواست کروں اور اگر تو مجھے (میرے قصور) نہ بخشیگا اور مجھ پر رحم نہ کھائیگا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے
الْخٰسِرِيْنَ ۝ ۴۷ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ
والوں میں ہو جاؤں گا۔ (جب طوفان جاتا رہا تو) حکم ہوا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ
کشتی سے اترو جو تم پر ہیں اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں انہیں کے کچھ گروہوں پر اور (تمہارے بعد) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھیں ہم تھوڑے
مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۴۸ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ
دن بعد بہرہ ور کرینگے پھر ہماری طرف سے انکو نافرمانی کی وجہ سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ (اے رسول) یہ غیب کی چند خبریں ہیں
اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا ڔ
جن کو ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعے پہنچاتے ہیں (جو) اس کے قبل نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم ہی (جانتی تھی)
فَاصْبِرْ ڔ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۴۹ وَاِلٰي عَادٍ اَخَاهُمْ
تو تم صبر کرو اسمیں شک نہیں کہ آخرت (کی خوبیاں) پرہیزگاروں ہی کیواسطے ہیں اور ہم نے (قوم) عاد کے پاس
هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ
اُنکے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود
اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ ۵۰ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ
نہیں تم بس اس طرح افترا پرواز ہو اے میری قوم (میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۵۱ وَ
تو بس اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور
يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ
اے میری قوم اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اسکی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو تو وہ تم پر موسلادھار

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۰)
نجات کا وعدہ کیا تھا اس وجہ سے آپ اسکے ڈوبنے پر بے چین ہوگئے اور خدا کی بارگاہ میں گویا محبت کا شکوہ کیا مگر چونکہ خدا فرما چکا تھا کہ مجھ سے کافروں کی سفارش نہ کرنا اس وجہ سے ایسا جواب ملا خاص اس سوال و جواب کے دو نتیجے بہت عمدہ نکلے ایک تو یہ کہ عمدہ خاندان کچھ کام نہیں آتا اپنی حالت اچھی ہونی چاہیے ؎
جو کنعان را طبیعت بے ہنر بود
پیمبرزادگی قدرش نیفزود
دوسرے یہ کہ انسان نافرمانی کی بدولت خاندان سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور اسی بنا پر والدین کی نافرمانی عاق ہونے کا باعث ہوتی ہے۔ ۱۲





عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا
مینہ آسمان سے برسائے گا (خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوت میں اور قوت بڑھا دے گا[۱] اور مجرم
تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ ٥٢ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ
بن کر اس سے منہ نہ موڑو وہ لوگ کہنے لگے اے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل لیکر تو آئے
مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ
نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو تو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر
بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ ٥٣ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا
ایمان لانے والے ہیں ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمہیں مجنون بنا دیا ہے جو ایسے تم
بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ
بہکی بہکی باتیں کرتے ہو ہود نے جواب دیا بیشک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے سوا دوسروں کو
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ ٥٤ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ
اس کا شریک بناتے ہو اس میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاری کرو اور مجھے (دم مارنے کی)
لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ ٥٥ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا
مہلت بھی نہ دو تو بھی مجھے پروا نہیں کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے
مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ
اور روئے زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اسی کے ہاتھ میں ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار (انصاف)
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ٥٦ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ
کی سیدھی راہ پر ہے پس بھی اگر تم اسکے حکم سے منہ پھیرے رہو تو جو حکم دیکر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اسے تو میں یقیناً پہنچا
اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ
چکا اور میرا پروردگار (تمہاری نافرمانی پر تمہیں ہلاک کر کے) تمہارے سوا دوسری قوم کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اسکا کچھ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ ٥٧ وَلَمَّا جَآءَ
بھی بگاڑ نہیں سکتے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب ہمارا (عذاب)

فوائد استغفار

[۱] ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے ایک فرزند کی تمنا کی آپ نے فرمایا خدا سے استغفار کر چنانچہ اس شخص نے روزانہ سات مرتبہ استغفار کرنا شروع کیا تو خدا نے اسے فرزند نرینہ عطا فرمایا شدہ شدہ یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو اس نے اس شخص سے کہا کہ تو نے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے یہ کہاں سے اخذ کیا اتفاقاً ایک روز امام حسن معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہ پوچھ بیٹھا آپ نے فرمایا کیا تو نے ہود کے قصہ میں یزدکم قوۃ الی قوتکم نہیں پڑھا ہے۔ ۱۲

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ
حکم آپہنچا تو ہمنے ہود کو اور جو لوگ اسکے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دیا اور ان
وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝٥٨ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا
سب کو سخت عذاب سے بچا لیا (اے رسول) یہ حالات قوم عاد کے ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ
کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے
عَنِيْدٍ ۝٥٩ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ
رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی)
الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ
دیکھو قوم عاد نے [1] اپنے پروردگار کا انکار کیا دیکھو ہود کی قوم عاد (ہماری بارگاہ سے)
قَوْمِ هُوْدٍ ۝٦٠ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ
دھتکاری پڑی ہے اور (ہمنے) قوم ثمود کے پاس انکے بھائی صالح کو (پیغمبر بناکر بھیجا) تو انھوں نے
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ
(اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو زمین (کی
الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ
مٹی) سے پیدا کیا اور تم کو اس میں بسایا تو اس سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں
اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝٦١ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ
توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر شخص کے) قریب (اور سب کی سنتا اور دعا قبول کرتا ہے وہ لوگ کہنے لگے اے صالح
فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ
اسکے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو کیا اب تم جس چیز کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے
اٰبَاۗؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٦٢
اسکی پرستش سے ہمیں روکتے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم تو اسکی نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں

[1] یہ چار ہزار آدمی تھے جن کو حضرت ہود نے پہلے ہی سے باہر نکل جانے کا حکم دیا تھا اور یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہے [2] ان کا تفصیلی قصہ سورۂ اعراف میں دیکھو ۱۲

وقف لازم

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَ

کہا اسنے متحیر کر دیا ہے صالح نے جواب دیا اے میری قوم بھلا دیکھو تو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں

اٰتٰىنِىْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

اور اس نے مجھے اپنی (بارگاہ) سے رحمت (نبوت) عطا کی ہے اس پر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو

عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِىْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝۶۳ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ

خدا کے عذاب (سے) (بچانے میں) میری مدد کون کریگا پھر تم سوا نقصان کے میرا کچھ نہیں بڑھا سکتے اور اے میری قوم یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِىْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَ

خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی ہے تمہارے واسطے (میری نبوت کا) ایک معجزہ ہے تو اسکو اسکے حال پر چھوڑ دو کہ خدا کی زمین

لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝۶۴ فَعَقَرُوْهَا

میں (جہاں چاہے) چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں فوراً ہی (خدا کا) عذاب آ پکڑے گا مگر انہوں نے

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِىْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

اسکی کونچیں کاٹ (کر مار) ڈالا تب صالح نے کہا اچھا تین دن تک اور اپنے اپنے گھروں میں چین اڑا لو یہی (خدا کا) وعدہ ہے جو

مَكْذُوْبٍ ۝۶۵ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ

کبھی جھوٹا نہیں ہوتا پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ ایمان لائے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

تھے اپنی مہربانی سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ

هُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ۝۶۶ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

تیرا پروردگار زبردست غالب ہے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے

فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۶۷ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ

ڈالا تو وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور ایسے مر مٹے کہ گویا ان میں کبھی

اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝۶۸ وَلَقَدْ

بسے ہی نہ تھے تو دیکھو قوم ثمود[۱] نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور سزا دی گئی) سن رکھو کہ قوم ثمود (اسکی بارگاہ سے)

[۱] ان کا قصہ بھی سورۂ اعراف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲-۱۳

ع ۶ ۸ ۷

جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ
دستکاری ہوئی ہے اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر آئے تو انھوں نے (ابراہیم کو) سلام
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ ٦٩
کیا اور ابراہیم نے سلام کا جواب ١ پھر ابراہیم بلا توقف ایک ٢ بچھڑے کا بھنا ہوا (گوشت) لے آئے
فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ
(اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب یکھا کہ انکے ہاتھ اسکی طرف نہیں بڑھتے تو انکی طرف سے بدگمان ہوگئے اور جی ہی جی
مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ
میں ان سے ڈر گئے (اسکو وہ فرشتے سمجھے) اور کہنے لگے آپ ڈریے نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف (انکی سزا کے
لُوْطٍ ؕ ۝ ٧٠ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
لیے) بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم کی بی بی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں وہ یہ خبر سنکر ہنس پڑیں تو ہمنے (انھیں فرشتوں
بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ ٧١ قَالَتْ
کے ذریعہ سے) اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی وہ کہنے لگی اے ہے کیا
يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ
میں اب بچہ جننے بیٹھوں گی میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں (بھی) بوڑھے ہیں
هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ٧٢ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
یہ تو ایک بڑی تعجب خیز بات ہے وہ فرشتے بولے (ہائیں) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو
رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ
اے اہل بیت ٣ (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) اسمیں شک نہیں کہ
مَّجِيْدٌ ۝ ٧٣ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ
وہ قابل حمد (وثنا) بزرگ ہے پھر جب ابراہیم (کے دل) سے خوف جاتا رہا اور ان کے پاس (اولاد کی) خوشخبری
الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ۝ ٧٤ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
بھی آچکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے (یعنی ہمارے) سفارش کرنے لگے بیشک

١ چونکہ یہ فرشتے نوجوان حسین لڑکوں کی صورت میں آئے تھے اور آتے ہی حضرت ابراہیم سے کہا اے خلیل کیا تم مہمان نہیں چاہتے یہ سنتے ہی آپنے انکو مہمان خانہ میں جگہ دی اور خود گھر میں کھانے کو لے آئے مگر سمجھی کے گھر میں کھانا کہاں آپنے فرمایا کہ ساہ ایسے حسین اور نیک اور خوش خلق مہمان آئے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں ایسے آدمی نہیں دیکھے ان کے لئے جلدی کھانا تیار کرو حضرت سارہؑ نے عرض کی اور کوئی سامان تو موجود نہیں ہے مگر میں نے ایک بچھڑا پالا ہے جسے بہت پیار کرتی ہوں اگر کہیے تو اسے ذبح کرا کے گوشت بھون دوں غرض گوشت تیار ہوا اور آپ لے کر مہمانوں کے پاس آئے مگر جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں تو ڈرے کیونکہ اس زمانے کا دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس بڑے ارادے سے آتا تو اس کا کھانا نہ کھاتا مگر جب ان لوگوں نے اپنا فرشتہ ہونا ظاہر کیا تب آپ کو اطمینان ہوا۔

٢ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کی بی بی کو خدا نے اہلبیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہؑ کی طرف ہے واحد مؤنث حاضر کے صیغہ میں ہے اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کردی گئی ہے ١٢۔

٣ یہ حضرت ابراہیمؑ کا انتہائے رحم و کرم تھا کہ آپ قوم لوط کے بارے میں تاخیر عذاب کے متمنی ہوئے اور فرشتوں سے مناظرہ کرنے لگے مگر جب خدا نے اس سے منع کردیا تو چپ ہو رہے۔

١٢ - ١٢ - ١٢ - ١٢ - ١٢
١٢ - ١٢ - ١٢ - ١٢
١٢ - ١٢
١٢

لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ۝۷۵ يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَآ ۖ

ابراہیم بردبار نرم دل (ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (ہم نے کہا) اے ابراہیم اس بات

إِنَّهُۥ قَدْ جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ ءَاتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ

میں ہٹ مت کرو (اس لئے کہ) حکم تمہارے پروردگار کا تھا وہ قطعاً آچکا اور اس میں شک نہیں کہ ان پر ایسا عذاب آنیوالا ہے جو کسی طرح

مَرْدُودٍ ۝۷۶ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِىٓءَ بِهِمْ

ٹل نہیں سکتا اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (لڑکوں کی صورت میں) لوط کے پاس آئے تو انکے خیال سے رنجیدہ ہوئے اور انکے

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝۷۷

آنے سے تنگ دل ہو گئے اور یہ کہنے لگے کہ یہ (آج کا دن) سخت مصیبت کا دن ہے اور انکی قوم

وَجَآءَهُۥ قَوْمُهُۥ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ

(لڑکوں کا آنا سنکر) برے ارادے سے انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ اسکے قبل بھی برے برے کام

كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ هَٰٓؤُلَآءِ

کیا کرتے تھے لوط نے (جب انکو آتے دیکھا تو) کہا اے میری قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں (موجود) ہیں (ان سے

بَنَاتِى هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ

نکاح کرو) یہ تمہارے واسطے جائز اور زیادہ صاف ستھری ہیں تو خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمان کے بارے

فِى ضَيْفِىٓ ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ۝۷۸

میں رسوا نہ کیا کرو کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے ان کمبختوں نے جواب دیا

قَالُوا۟ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِى بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ

تم کو تو خوب معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی لڑکیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں ہے

وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝۷۹ قَالَ لَوْ أَنَّ لِى

(اور) جو بات ہم چاہتے ہیں وہ تو تم خوب جانتے ہو لوط نے کہا کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی قوت ۲

بِكُمْ قُوَّةً أَوْ ءَاوِىٓ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝۸۰

ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا وہ

۱ ان سے پانچ شہر آباد تھے۔ سدوم، عاموره، دادما، صبوائیم، صعدا ان پانچوں شہروں میں سب کفار ہی رہتے تھے مگر صعدا میں کچھ مومنین بھی تھے اور حضرت لوطؑ سدوم میں رہتے تھے اور زراعت کرتے تھے چنانچہ جب فرشتے پہنچے تو آپ کھیت ہی میں تھے۔ ۱۲

۲ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فقط برگزیدۂ خدا یا نبی یا معصوم ہونا دشمن کے دفعیہ کے لئے کافی نہیں ہے جبتک ظاہری سامان مہیا نہ ہو اسی بنا پر حضرت لوطؑ نے یہ تمنا کی۔ ۱۲

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ

فرشتے بولے اے لوطؑ ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (تم گھبراؤ نہیں) یہ

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا

لوگ تم تک ہرگز دسترس نہیں پاسکیں گے تو تم کچھ رات رہے سے اپنے لڑکے بالوں سمیت نکل بھاگو اور تم میں سے کوئی

امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھے مگر تمہاری بی بی کہ اسپر بھی یقیناً وہی عذاب نازل ہونیوالا ہے جو ان لوگوں پر نازل ہوگا اور ان

الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝٨١ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

کے عذاب کا وقت صبح ہے کیا صبح قریب نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ

تو ہمنے اس (بستی کے زمین کے طبقے) الٹ کر اسکے اوپر کے حصّہ کو اسکے نیچے کا بنادیا اور اُسپر ہمنے کھنگر کے

مَّنْضُوْدٍ ۝٨٢ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ

پتھر تابڑ توڑ برسائے جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کئے ہوئے تھے اور وہ بستی (ان) ظالموں (کفار

الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝٨٣ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ

مکہ) سے کچھ دور نہیں اور ہمنے مدین والوں کے پاس اُنکے بھائی شعیب کو پیغمبر

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا

بنا کر بھیجا انھوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ

نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو آسودگی میں دیکھتا ہوں (پھر گھٹانے کی

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝٨٤ وَيٰقَوْمِ

کیا ضرورت ہے) اور میں تو تم پر اُسدن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سب کو گھیرلے گا اور اے میری

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

قوم پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورے پورے رکھا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ

لہ کیونکہ حضرت لوطؑ اپنے لڑکے بالوں کو لیکر باہر نکلے ہی تھے کہ ایک سخت آواز کان میں پہنچی ان کی بی بی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہنے لگی ہائے میری قوم اسی وقت ایک پتھر اس کے سر پر بھی آگرا اور وہیں پر ٹھنڈی ہو گئی اور اس پر عذاب اس وجہ سے ہوا کہ یہ بھی کافرہ تھی اور فرشتوں کے آنے کی لوگوں کو اس نے خبر دی تھی جس پر وہ لوگ دوڑے ہوئے آئے تھے اور حضرت لوطؑ نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور جس سے بات کرنی ہوتی تھی، تو پچھواڑے کی کھڑکی سے بات کرتے اسی پر فرشتوں نے اپنی حالت ظاہر کر کے ان کو مطمئن کیا۔ ۱۲

أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ ٨٥ بَقِيَّتُ

دیا کرو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ [1]

اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ ٨٦

تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے اور میں تو کچھ تمہارا نگہبان نہیں ۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب کیا تمہاری نماز (جسے تم پڑھا کرتے ہو) تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن (بتوں)

اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ

کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں یا ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں

الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ ٨٧ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ

تم ہی تو بس ایک بردبار اور سمجھ دار (رہ گئے) ہو شعیب نے کہا اے میری قوم اگر میں اپنے پروردگار کی

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَرَزَقَنِىْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ

طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی (حلال روزی) کھانے کو دی ہے (تو میں بھی تمہاری

اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا

طرح حرام کھانے لگوں) اور میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں تمہارے برخلاف آپ اسکو کرنے لگوں میں تو جہاں تک مجھ

الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ

بن پڑے اصلاح کے سوا (کچھ اور) چاہتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا اور کسی سے ہو ہی نہیں سکتی اسی پر میں نے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ ٨٨ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

بھروسہ کرلیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم میری ضد کہیں تم سے ایسا

شِقَاقِىْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ

جرم نہ کرادے جیسی مصیبت قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت

قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝ ٨٩

تم پر بھی آپڑے اور لوط کی قوم (کا زمانہ تو کچھ ایسا) تم سے دور نہیں (انہی سے عبرت حاصل کرو)

[1] صباغی نے جو اہلسنت کے ایک زبردست عالم ہیں فصول مہمہ میں ایک طولانی حدیث امام آخر الزمانؑ کے ظہور کے علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اسکے آخر میں لکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا دے کر کھڑا ہوگا اور خاص مومنین سے تین سو تیرہ آدمی اس کے پاس جمع ہونگے تو سب سے پہلے وہ اس آیت بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین وما انا علیکم بحفیظ کی تلاوت کرے گا اور کہے گا میں بقیہ خدا اور اس کا خلیفہ اور تم پر اس کی حجت ہوں اس وقت سے تمام لوگ یا بقیۃ اللہ کہہ کر ان کی طرف خطاب کرینگے ۱۲

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ

اور اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان

وَّدُودٌ ۝ ۹۰ قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ

اور محبت والا ہے وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو ان میں سے اکثر تو ہماری سمجھ ہی

وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ

میں نہیں آتیں اور ہمیں شک ہی نہیں کہ ہم تمہیں اپنے لوگوں میں بہت کمزور سمجھتے ہیں اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا

وَمَآ أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝ ۹۱ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِيٓ أَعَزُّ

تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر کسی طرح غالب نہیں آسکتے شعیب نے کہا اے میری قوم کیا میرے قبیلہ کا

عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ

دباؤ تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے (کہ تمکو اسکا اتنا خیال ہے) اور خدا کو تم لوگوں نے اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے

إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ ۹۲ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا

بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو)

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ يَأْتِيهِ

کرو میں بھی (بجائے خود) کام کرتا ہوں عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے

عَذَابٌ يُّخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كٰذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوٓا إِنِّي

جو اس کو (لوگوں کی نظروں میں) رسوا کر دیگا اور (یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ) کون جھوٹا ہے تم بھی منتظر رہو میں

مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝ ۹۳ وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ

بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب اور ان لوگوں

الَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ

کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جٰثِمِينَ ۝ ۹۴

ایک چنگھاڑ نے آ دبوچا پھر تو وہ سب کے سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

(اور وہ ایسے مر مٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے سُن رکھو کہ جس طرح ثمود (خدا کی بارگاہ سے)

ثَمُوْدُ ۟ ۹۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۟ ۹۶

دھتکارے گئے اسی طرح اہلِ مدین کی بھی دھتکار ہوئی اور بیشک ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل دیکر

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ

فرعون اور اسکے امرا کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ لوگ فرعون ہی کا حکم مان لیا (اور موسیٰ کی ایک نہ سُنی)

اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۟ ۹۷ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ

حالانکہ فرعون کا حکم کچھ جنچا سمجھا ہوا نہ تھا قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو

الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۟ ۹۸

دوزخ میں لے جا جھونک دے گا اور یہ لوگ کس قدر بُرے گھاٹ اتارے گئے اور اس

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ

(دُنیا) میں بھی لعنت اُن کے پیچھے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) (کیا)

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۟ ۹۹ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ

بُرا انعام ہے جو انھیں ملا (اے رسول) یہ چند بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے

عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۟ ۱۰۰ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ

ہیں انہیں سے بعض تو (اس وقت تک) قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا اور ہمنے کسی طرح انپر ظلم نہیں کیا

لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

بلکہ ان لوگوں نے آپ اپنے اوپر (نافرمانی کرکے) ظلم کیا پھر جب تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم

الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا

آپہنچا تو نہ اس کے وہ معبود ہی کچھ کام آئے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اور نہ

جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۟ ۱۰۱ وَ

ان معبودوں نے ہلاک کرنے کے سوا کچھ فائدہ ہی پہنچایا (بلکہ ان ہی کی پرستش کی بدولت عذاب آیا)

حضرت موسیٰ کا قصہ

ل ان کا قصہ بھی تفصیلاً سورہ اعراف پارہ نہم میں گزر چکا ہے ۱۲

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ

آیا اور ایسے ہی بستیوں کے لوگوں کی سرکشی سے جب تمہارا پروردگار عذاب میں پکڑتا ہے تو اسکی پکڑ ایسی

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝۱۰۲ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ

ہی ہوتی ہے بیشک اس کی پکڑ تو بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے اس میں تو شک نہیں کہ اس میں اس

خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

شخص کے واسطے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے یہ وہ روز ہوگا کہ سارے

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝۱۰۳ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ۝۱۰۴

(جہان کے) لوگ جمع کیے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا کہ (ہماری بارگاہ میں) (حاضر کیے جائیں گے اور

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ وَّ

ہم اس کے ایک معین مدت تک آنے میں دیر کر رہے ہیں جس دن وہ آ پہنچے گا تو بغیر حکم خدا کوئی شخص بات بھی تو نہیں کر سکے گا پھر کچھ لوگ ان میں

سَعِيْدٌ ۝۱۰۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا

بدبخت ہوں گے اور کچھ لوگ نیک بخت تو جو لوگ بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے اور اسی میں ان کی

زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ ۝۱۰۶ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

لئے وائے اور چیخ پکار ہوگی وہ لوگ جب تک آسمان اور زمین ہے ہمیشہ اسی میں

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا

رہیں گے مگر جب تمہارا پروردگار (نجات دینا چاہے) بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر ہی

يُرِيْدُ ۝۱۰۷ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

کے رہتا ہے اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ تو بہشت میں ہوں گے (اور) جب تک

فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

آسمان لہ و زمین (باقی ہیں) وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تیرا پروردگار چاہے (سزا دے کر)

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝۱۰۸ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

آخر میں جنت میں لیجائے یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی تو یہ لوگ (خدا کے علاوہ) جس کی پرستش کرتے

لہ اسی مطلب کو سورہ نبا پارہ ۳۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے ولا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن یہ ایک وقت کا حال ہے اور ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی چنانچہ سورہ مرسلات میں فرماتا ہے ھذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون ۱۲ لہ اس کا یا تو یہ مطلب ہے کہ چونکہ عرب کے محاورات میں آسمان و زمین کی بقا ہمیشگی کے معنی میں مستعمل ہے اس وجہ سے خدا نے بھی ان ہی کے محاورات کے موافق یوں ہی فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ عذاب ہوگا یہ نہیں کہ جب تک دنیا کے آسمان و زمین ہیں کیونکہ یہ تو قیامت میں فنا ہو جائیں گے یا مطلب ہے کہ اس سے دنیا کے آسمان زمین مراد نہیں بلکہ آخرت کے آسمان و زمین اور ظاہر ہے کہ وہ بہشت و دوزخ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہیں گے اور خدا نے بھی ایک جگہ یوں فرمایا ہے یوم تبدل الارض غیر الارض و السمٰوٰت وبرزوا للہ الواحد القہار جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے بنائے جائیں گے۔ واللہ اعلم ۱۲

هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ

ہیں تم اس سے شک میں نہ پڑنا یہ لوگ ہی ایسی ہی تو عبادت کرتے ہیں جیسی ان سے پہلے انکے باپ دادا کرتے تھے اور ہم

قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۱۰۹ ع

ضرور (قیامت کے دن) ان کو (عذاب کا) پورا پورا حصہ بلا کم و کاست دیں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اور ہمنے موسٰی کو کتاب توریت عطا کی تو اس میں (بھی) جھگڑے ڈالے گئے اور اگر تمہارے پروردگار کیطرف سے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ

(تاخیر عذاب کا) حکم قطعی پہلے ہی نہ ہو چکا ہوتا تو انکے درمیان (کبکا) فیصلہ یقیناً ہو گیا ہوتا اور یہ لوگ (کفار مکہ بھی) اس

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۱۱۰ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

(قرآن) کی طرف سے بہت گہرے شک میں پڑے ہیں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار انکی کارستانیوں کا بدلہ

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۱۱۱ فَاسْتَقِمْ كَمَآ

بھرپور دے گا (کیونکہ) جو ان کی کرتوتیں ہیں اس سے وہ خوب واقف ہے تو اے رسول جیسا تمہیں حکم دیا

اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

گیا ہے اور وہ لوگ بھی جنہوں نے تمہارے ساتھ (کفر سے) توبہ کی ہے ٹھیک ثابت قدم رہو اور سرکشی نہ کرو کیونکہ تم لوگ جو

بَصِيْرٌ ۱۱۲ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ

کچھ بھی کرتے ہو اسے یقیناً دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا ہے انکی طرف مائل

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۱۱۳

نہ ہو ورنہ تم تک بھی (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا اور لوگ تمہارے سرپرست بھی نہیں ہیں تو پھر تمہاری کوئی

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ

مدد بھی نہیں کریگا اور (اے رسول) دن کے دونوں کنارے اور کچھ رات گئے نماز پڑھا کرو (کیونکہ)

الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۱۱۴ ع

نیکیاں یقیناً گناہوں کو دور کر دیتی ہیں اور (ہماری) یاد کرنے والوں کیلئے یہ (باتیں) نصیحت و عبرت

ع ۹ ۱۳

ظالم کی امداد نہ کرو

لے حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ قیامت میں ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور ان کے مددگار اور جن لوگوں نے ان کے واسطے دوات میں صوف ڈالا یا قلم سے مد کھینچا ہو ان کو بھی ظالموں کے ساتھ لاؤ۔

لے اس آیت سے پانچوں وقت کی نماز کا وجوب نکل آیا کیونکہ دونوں کنارے سے نماز صبح اور ظہر و عصر مراد ہے اور کچھ رات گئے سے مغرب عشاء ۱۲۰

پانچوں وقت کی نماز کا وجوب

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝١١٥ فَلَوْلَا

ہیں اور (اے رسول) تم صبر کرو کیونکہ خدا نیکی کرنے والوں کا اجر برباد نہیں کرتا پھر جو لوگ

كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے عقل والے کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو روئے زمین پر

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا

فساد پھیلانے سے روکا کرتے (ایسے لوگ تھے تو) مگر بہت تھوڑے سے اور یہ انھیں لوگوں سے تھے جنکو ہمنے (عذاب)

مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا

سے بچا لیا اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ ان ہی (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو انھیں دی گئی

مُجْرِمِينَ ۝١١٦ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ

تھیں اور وہ لوگ مجرم تھے ہی اور تمہارا پروردگار ایسا (بے انصاف) کبھی نہ تھا کہ بستیوں کو زبردستی اجاڑ

وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝١١٧ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

دیتا اور وہاں کے لوگ نیک چلن ہوں اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو بیشک تمام لوگوں کو

أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝١١٨ إِلَّا مَن

ایک ہی (قسم کی) امت بنا دیتا (مگر اس نے چاہا اسی وجہ سے) لوگ ہمیشہ آپس میں پھوٹ ڈالا کرینگے مگر

رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

جس پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے اور اسی لئے تو اسنے ان لوگوں کو پیدا کیا اور (اسی وجہ سے تو) تمہارے

رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

پروردگار کا حکم قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم یقیناً جہنم کو تمام جنات اور آدمیوں

أَجْمَعِينَ ۝١١٩ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ

سے بھر دیں گے اور (اے رسول) پیغمبران ماسلف کے حالات میں سے ہم ان تمام

مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ

قصوں کو تم سے بیان کئے دیتے ہیں جن سے ہم تمہارے دلکو مضبوط کر دینگے اور ان ہی قصوں

الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ

میں تمہارے پاس حق (قرآن) اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی بھی آگئی اور (اے رسول)

لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾

جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہو کہ تم بجائے خود عمل کرو ہم بھی کچھ (بجائے خود) کرتے ہیں اور

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

(نتیجہ کا) تم بھی انتظار کرو ہم (بھی) منتظر ہیں۔ اور سارے آسمان اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم خاص

وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

خدا ہی کو ہے اور اسی کی طرف ہر کام ہر پھر کر لوٹتا ہے، تم اسی کی عبادت کرو اور

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے خدا بے خبر نہیں۔

ایاتہا ١١١ (١٢) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (٥٣) رکوعاتہا ١٢

سورہ یوسف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ

آر۔ یہ واضح اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم نے اس کتاب (قرآن) کو عربی

قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ

میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسول) ہم تم پر یہ قرآن نازل کر کے تم سے

عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا

ایک نہایت عمدہ [1] قصہ بیان کرتے ہیں اگرچہ تم اس

الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾

سے پہلے (اس سے) بالکل بے خبر تھے (وہ وقت یاد کرو)

[1] اور قصوں سے اس قصہ کے اچھے ہونے کی اگرچہ مفسرین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں حتیٰ کہ بعض لوگوں نے تین سو وجہیں بیان کی ہیں مگر میرے خیال میں اس قصہ کے سب سے اچھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اور قصوں میں اخلاق و ناموس کے جزئی نتیجے نکلتے ہیں اور یہ قصہ اخلاق و ناموس کے کلیات کا حاوی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲۔

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ

جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں نے گیارہ لہ ستاروں اور

كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَٰجِدِينَ ۝٤

سورج چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں

قَالَ يَٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰٓ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا۟

یعقوب نے کہا اے بیٹا (دیکھو) خبردار کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ دوہرانا ورنہ وہ

لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝٥

لوگ تمہارے لئے مکاری کی تدبیر کرنے لگیں گے سمجھو تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور (جو تم نے دیکھا ہے

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ

ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کریگا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس

ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ

طرح اس سے پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت

كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ

پوری کر چکا ہے اسی طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔

إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٦ ۞ لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَ

بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اے رسول یوسف اور انکے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والے

إِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ ۝٧ إِذْ قَالُوا۟ لَيُوسُفُ وَ

یہودیوں کیلئے (تمہاری نبوت کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں کہ جب (یوسف کے بھائیوں نے) کہا کہ باوجودیکہ ہماری بڑی

أَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰٓ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا

جماعت ہے تاہم یوسف اور اسکا حقیقی بھائی بنیامین ہمارے والد کے نزدیک بہت زیادہ پیارے ہیں اس میں کچھ شک

لَفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝٨ ٱقْتُلُوا۟ يُوسُفَ أَوِ ٱطْرَحُوهُ

نہیں کہ ہمارے والد یقیناً صریح غلطی میں پڑے ہیں (آخر) تو اب مناسب یہ ہے کہ یا تو یوسف کو مار ڈالو یا (کہیں)

لہ حضرت یوسفؑ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا دریا موجیں مار رہا ہے مچھلیاں طرح طرح کی زبان میں تسبیح کرتی ہیں میں ایک اونچے پہاڑ پر کھڑا ہوں میرے گرد ہرے بھرے درخت ہیں نہریں جاری ہیں اور مجھے ایک نورانی پوشاک پہنائی گئی جس سے سب چیزیں روشن ہو گئیں زمین کے خزانے کی کنجیاں میرے سامنے لا کے رکھی گئیں پھر سورج چاند اور گیارہ ستاروں نے آ کر میرے سامنے سجدہ کیا نور عظیم کی تعبیر سلطنت ہے نورانی پوشاک سے نبوت یا مصر کی عزت حکومت سورج سے حضرت یعقوبؑ چاند سے حضرت یوسفؑ کی خالہ جنہوں نے پالا تھا اور ان ہی کو ماں کہتے تھے گیارہ ستاروں سے گیارہ بھائی مراد ہیں اور یہ خواب حضرت یوسفؑ نے بارہ برس کے سن میں دیکھا تھا اور اگرچہ حضرت یوسفؑ نے صرف حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا تھا مگر اس وقت انکے کسی بھائی کی بی بی جاگتی تھی اس نے سُنا اور اپنے شوہر سے کہا پھر تمام میں مشہور ہو گیا۔ ۱۲ سلہ چونکہ علمائے یہود نے مسلمانوں سے آل یعقوبؑ کے مصر میں آنے کا سبب پوچھا تھا اس سبب خدا نے پورا قصہ بیان کر دیا اسکے علاوہ حضرت کی تشفی بھی مقصود تھی کہ جب یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے اتنا ستایا تو تم کو تمہاری امت کا ستانا کیا بعید ہے۔ سلہ اسی پیار کا تعبیر ظاہری انتظام میں اولاد کی راحت رسانی ہوتی ہے مگر غیبی انتظام نے یوسفؑ کی اذیت کا ذریعہ قرار دیا۔ ۱۲ سکہ پہلے حضرت یعقوبؑ نے لیا بنت لیان بن شوائیل سے نکاح کیا تھا انکے پیٹ سے چھ بیٹے ہوئے یہودا روبیل شمعون لاوی۔ زبالون یشجر پھر آپ نے راحیل سے عقد کیا اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام دینا تھا اور دو بیٹے ابن یامین اور یوسفؑ اور چونکہ حضرت یوسفؑ کی ماں آپ کی کمسنی میں مر گئی تھیں (ربانی حاشیہ صفحہ ۲۷۶ پر)

ع ١ ٦ ١١

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ

ازکم (اسکو کسی جگہ (چلکر) پھینک آؤ تو البتہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائیگی اور اس کے بعد تم بچکے

قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ

سب (باپ کی توجہ سے) بھلے آدمی ہو جاؤ گے ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں

وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو اسکو کسی اندھے کنوئیں میں لیجا کر ڈال دو کوئی راہ گیر اسے نکال کرلے جائیگا

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ ۱۰ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا

(اور تمہارا مطلب حاصل ہو جائیگا سب نے یعقوب سے) کہا ابا جان آخر اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ

عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ ۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا

یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم لوگ تو اسکے خیرخواہ ہیں آپ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج

غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۲ قَالَ اِنِّيْ

دیجئے کہ (ذرا جنگل کے) پھل پھلاری کھائے اور کھیلے کودے اور ہم لوگ تو اسکے نگہبان ہیں ہی یعقوب نے کہا

لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

تمہارا اسکو لیجانا مجھے سخت صدمہ پہنچاتا ہے اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بیخبر ہو جاؤ

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ ۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ

اور (مبادا) اسے بھیڑیا پھاڑ کھائے له وہ لوگ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی)

نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ ۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

اگر اسکو بھیڑیا کھا جائے تو ہم لوگ یقیناً بڑے گھاٹا اٹھانے والے (نکمے) ٹھہرینگے غرض یوسف کو

اَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ

جب لوگ لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ اسکو اندھے کنوئیں میں ڈالدیں اور (آخر یہ لوگ کر گذرے) تو ہم نے

اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ۱۵

یوسف کے پاس وحی بھیجی کہ تم گھبراؤ نہیں ہم عنقریب تمہیں بڑے مرتبہ پر پہنچائینگے تب تم انکے اس فعل بد سے خبردار کروگے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷۵)
اسی وجہ سے اُن کی خالہ راحیل نے اُن کو پالا تھا اور ان ہی کو ماں کہتے تھے لیا کی ایک کنیز زلفا تھی اس سے دو بیٹے تھے جاد اور عشر اور راحیل کی بھی ایک کنیز تھی اس سے بھی دو بیٹے تھے دان اور نفتالی غرض بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی

(حاشیہ صفحہ ہذا)
له جس دن ان لوگوں نے حضرت یعقوبؑ سے اس کی خواہش کی تھی اسی شب کو حضرت یعقوبؑ نے خواب میں دیکھا کہ دس بھیڑیے یوسف پر حملہ کر رہے ہیں اور ان میں کا بڑا بھیڑیا بار رکتا ہے استنے میں زمین شق ہوئی اور یوسف اسکے اندر چلا گیا اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ نے یہ جواب دیا۔ ۱۲ ۔ له یہ سفر حالانکہ بہت مختصر سا تھا مگر اس پر بھی حضرت یعقوبؑ نے ہر چیز کا سامان ساتھ کر دیا مگر حضرت یعقوبؑ کے اوجھل ہوتے ہی وہ سب سامان بیکار ہو گئے اور ان بھائیوں نے طرح طرح کی مصیبت میں مبتلا کیا تھا حتی کہ پانی کی صراحی ان کے سامنے انڈیل دی اور یہ پیاس سے تڑپتے رہے طمانچے مارے کپڑے اتار لئے اور یہ اس بیکسی کی حالت میں جس کے پاس طلب رحم کو جاتے وہ آزار پہنچاتا۔ سله بڑا ہو رشک و حسد کا ان لوگوں نے تو یہ چاہا تھا کہ حضرت یوسف ہی اندھے کنوئیں میں مر جائیں مگر انکے ہی جائیں مگر انعام غیب نے اسے لیا اس کو وہی خواب کی تعبیر کے ظاہر ہونیکا ذریعہ ہو گیا۔ سچ ہے ع
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝۱۶ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا

گے جب انھیں کچھ دھیان بھی نہ ہوگا اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس روتے پیٹتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے ابا ہم

ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

لوگ جاکر دوڑ لگانے لگے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا آ کر

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا

اسے کھا گیا اور ہم لوگ اگرچہ سچے بھی ہوں مگر آپ کو تو ہماری بات کا یقین

صٰدِقِيْنَ ۝۱۷ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

آنے کا نہیں اور یہ لوگ یوسفؑ کے کرتے پر جھوٹ موٹ (بھیڑیے) کا خون بھی (لگا کے)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ

لائے تھے یعقوبؑ نے کہا (بھیڑیے نے نہیں کھایا) بلکہ تمہارے دل نے تمہارے بچاؤ کیلئے ایک بات گھڑی

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝۱۸ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ

(اور کر دکھایا ہوا امر ہوتا) پھر صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور خدا کی شان دیکھو ایک قافلہ

فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا

(وہاں) آ کر اترا ان لوگوں نے اپنے سقے کو پانی بھرنے بھیجا غرض اس نے اپنا ڈول ڈالا ہی تھا (کہ یوسف اسی میں بیٹھے) اور اس نے کھینچا تو

غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ وَ

نکل آئے (وہ) پکار اٹھا یہ تو لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسفؑ کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ یہ لوگ کر رہے تھے خدا اس سے

شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ

خوب واقف تھا جب یوسفؑ کے بھائیوں کو خبر لگی تو آ پہنچے اور انکو اپنا غلام بتلایا اور ان لوگوں نے یوسفؑ کو گنتی کے کھوٹے درہم بہت تھوڑے

الزّٰهِدِيْنَ ۝۲۰ وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ

دام پر بیچ ڈالا اور وہ لوگ تو یوسفؑ سے بیزار ہو ہی رہے تھے (یوسفؑ کو لیکر مصر پہنچے) اور وہاں ان بردے فروش سے بیچ ڈالا مصر کے جس شخص نے

اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ

مصر میں انکو خریدا تھا اپنی بی بی (زلیخا) سے کہنے لگا اسکو عزت و آبرو سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں کچھ نفع پہنچائے یا ہم (شاید)



لے یہ بادشاہ مصر کا خزانچی تھا اس کا نام قطفیر اور توریت میں پوطیفار لکھا ہوا ہے بعض اہل تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا اور اسی نے قطفیر بھی کو زلیخا سے شادی کر لی تھی اور مشہور یہ تھا کہ یہ نامرد تھا۔



كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ ۟ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ

(اسکو اپنا بیٹا ہی بنا ڈالیں اور یوں سلہ ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں (جگہ دیکر قابض بنایا اور غرض یہ تھی کہ)

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ

ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا تو اپنے کام پر (ہر طرح) غالب قادر ہے مگر بہتیرے لوگ

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۱ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ

(اس کو) نہیں جانتے اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم

حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۲ وَرَاوَدَتْهُ

(نبوت) اور علم عطا کیا اور نیکو کاروں کو ہم یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت

الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

کے گھر میں یوسف رہتے تھے (زلیخا) اُسنے اپنے (نا جائز) مطلب حاصل کرنے کیلئے خود اُنسے آرزو

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ

کی اور (دروازے) سب بند کر دیئے اور (بے تابانہ) کہنے لگی آؤ آؤ یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ (تمہارے میاں) میرا مالک ہیں انہوں نے

مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ

مجھے اچھی طرح رکھا ہے (میں ایسا ظلم کیونکر کر سکتا ہوں) بیشک ایسا ظلم کرنیوالے فلاح نہیں پاتے زلیخانے تو انکے

هَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ

ساتھ (برا) ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر یہ بھی اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ چکے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے (ہم نے اسکو یوں

عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝۲۴

بچایا) تاکہ ہم اس سے برائی اور بدکاری کو دور رکھیں بیشک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھا اور دونوں

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا

دروازے کی طرف جھپٹ پڑے اور زلیخانے پیچھے سے اُنکا کرتا (پکڑ کر کھینچا اور) پھاڑ ڈالا اور

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ

دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا زلیخا جھٹ (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو تمہاری

خدا کا یوسف کو مصر میں بادشاہی دینا

سلہ اکثر یہود حضرت سے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ پوچھا کرتے اس کا یہ جواب ہے ۱۲۔
سلہ کیونکہ پہلے ہی سے کچھ اس کی سمت میلان پاچکا تھا اور اسی زور میں آیا تھا کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں۔ ۱۲

زلیخا کا عاشق ہونا

سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۲۵ قَالَ هِیَ

بی بی کیساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اسکی سزا اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ یا تو قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے

رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

یوسفؑ نے کہا اسی نے خود مجھ سے میری آرزو کی تھی اور زلیخا ہی کے کنبے والوں میں سے ایک[۱] گواہی دینے والے (دودھ پیتے بچے)

اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ

نے گواہی دی کہ اگر انکا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے

مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۲۶ وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

اور اگر انکا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچے پھر جب عزیز

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۲۷ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ

مصر نے انکا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اپنی عورت سے) کہنے لگا یہ تم

مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ۝۲۸

ہی لوگوں کے چلتر ہیں اسمیں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚ

(اور یوسفؑ سے کہا) اے یوسف اسکو جانے دو اور (عورت سے کہا کہ) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ بیشک

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ۝۲۹ ؏ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ

تو ہی از سر تا پا خطا وار ہے اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز

امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

(مصر) کی بی بی اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کی آرزو مند ہے بیشک غلام نے

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۰ فَلَمَّا سَمِعَتْ

اسے الفت میں لبھا لیا ہے ہم لوگ تو یقیناً اسے صریح غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں تو جب زلیخا نے ان کے طعنے

بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

تو اس نے ان عورتوں کو بلا بھیجا[۲] اور ان کے لئے ایک مجلس آراستہ کی اور ان میں سے ہر ایک عورت

حضرت یوسفؑ کی عصمت پر شیرخوار بچے کی گواہی

[illegible]

۱ یہ زلیخا کا ماموں یا خالہ زاد بھائی چار مہینے کا بچہ جھولے میں تھا اس کا نام خلیفا تھا اور حضرت یوسفؑ کے بادشاہ ہونے کے بعد یہی آپ کا وزیر ہوا ۱۲

۲ ایک حدیث میں ہے کہ یہ چالیس عورتیں تھیں اور ان میں سے نو عورتیں حضرت یوسفؑ کو دیکھ کر بیہوش ہو کر مر گئیں ۱۲

وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

کے ہاتھ میں ایک چھری اور ایک نارنج دی اور کہہ دیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ کے ایک قاش اسکو دینا اور یوسف سے

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَ

کہا کہ اب انکے سامنے سے نکل جاؤ تو جب ان عورتوں نے اسے دیکھا تو اسکو بڑا حسین پایا تو بیکی سب بے خودی میں اپنے

قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا ۖ إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ

اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشاللہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو نہ ہو بس ایک معزز فرشتہ ہے

كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَ

(تب زلیخا ان عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جسکی بدولت تم سب مجھے ملامت کرتی تھیں اور

لَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن

ہاں بیشک میں اس سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی خود اس سے آرزو مند تھی مگر یہ بچا رہا اور جس کام کا میں حکم

لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ

دیتی ہوں اگر یہ نہ کریگا تو ضرور قید بھی کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا (یہ سب

الصَّاغِرِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا

باتیں سنکر یوسفؑ نے میری بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے جس بات کی یہ عورتیں مجھے خواہش

يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ

رکھتی ہیں اسکی بہ نسبت قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تو ان عورتوں کے فریب مجھ سے دفع نہ فرمائیگا تو مبادا میں انکی طرف

أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٣﴾ فَاسْتَجَابَ

مائل ہو جاؤں اور جاہلوں سے شمار کیا جاؤں تو انکے پروردگار نے انکی سن لی

لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

اور ان سے ان عورتوں کے مکر کو دفع کر دیا اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا اور

الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ

واقف کار ہے پھر (عزیز مصر اور اسکے لوگوں نے) باوجودیکہ یوسف کی پاکدامنی کی نشانیاں

حضرت یوسف کے حسن پر عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا

حضرت یوسف کا قید ہونا

لَيَسْجُنُنَّهُ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

دیکھلی تھیں اسکے بعد انکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد کیلئے انکو قید ہی کر دیں اور یوسفؑ کیساتھ اور بھی دو جوان آدمی[1]

فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

(قید خانہ میں) داخل ہوئے ایک نے ان میں سے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں شراب بنانے کیواسطے

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا

انگور نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے (بھی خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے

تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ

ہوئے ہوں اور چڑیاں آکر ان میں سے کھا رہی ہیں (یوسف) ہمکو انکی تعبیر بتاؤ کیونکہ ہم تم کو یقیناً نیکو کاروں سے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا

سمجھتے ہیں یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں (قید خانہ سے) دیا جاتا ہے وہ آنے بھی نہ پائیگا

نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

کہ میں اسکے تمہارے پاس آنے کے قبل ہی[2] تمہیں اسکی تعبیر بتادونگا یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ ان باتوں

عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

کے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں تو اپنے باپ دادا ابراہیمؑ و

اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ

اسحٰقؑ و یعقوبؑ کے مذہب کا پیرو ہوں ہمیں مناسب نہیں کہ ہم

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

خدا کے ساتھ کسی چیز کو (اس کا) شریک بنائیں یہ بھی خدا کی ایک مہربانی ہے

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾

ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر مگر بہتیرے لوگ اس کا شکریہ (بھی) ادا نہیں کرتے

دو قیدیوں کا خواب

حضرت یوسف کی ہدایت

[1] ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا جس کا نام بزران تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا جس کا نام مجلید تھا یہ دونوں بادشاہ کے زہر دینے کے شبہ میں قید ہوئے تھے۔

[2] یہ مہلت حضرت یوسفؑ نے اس لئے لی تھی کہ پہلے اپنا فرض منصبی ہدایت و نصیحت ادا کرلیں اس کے بعد تعبیر بتائیں۔ ۱۲

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ

اے میرے قید خانے کے دونوں رفیقو (ذرا غور تو کرو کہ) بھلا جدا جدا معبود اچھے یا خدائے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۟ؕ ٣٩ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً

یکتا زبردست (افسوس) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر بس ان چند ناموں ہی کی پرستش

سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

کرتے ہو جنکو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گھڑ لیا ہے خدا نے تو ان کے لئے کوئی دلیل

سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ

نہیں نازل کی حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے خاص ہے اسنے تو حکم دیا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۟ ٤٠

نہ کرو یہی سیدھا دین ہے مگر (افسوس) بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں اے میرے قید خانہ کے دونوں رفیقو!

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ

(اچھا اب تعبیر سنو) تم میں سے ایک (جسنے انگور دیکھا ہے) رہا ہو کر اپنے مالک کو شراب پلانے کا کام کریگا اور

اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ

دوسرا (جسنے روٹیاں سر پہ دیکھی ہیں) تو سولی دیا جائیگا اور چڑیاں اسکے سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گی جس امر کو

الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ ٤١ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ

تم دونوں دریافت کرتے تھے (وہ یہ ہے اور) فیصل [١] ہو چکا ہے اور ان دونوں میں سے جسکی نسبت

اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ

یوسف نے سمجھا تھا کہ وہ رہا ہو جائیگا اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا کہ میں بیجرم قید

الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ

ہوں) تو شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف قید خانہ میں کئی برس [٢] رہے

سِنِيْنَ ۟ؕ ٤٢ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ

اور (اسی اثنا میں) بادشاہ [٣] نے (بھی خواب دیکھا اور کہا میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی



[١] چنانچہ تین روز کے بعد بادشاہی پیالے آئے اور ساقی کو اس کی دیانت کی وجہ سے پہلے عہدے پر بحال کیا اور باورچی کو خیانت کی وجہ سے سُولی دی گئی۔
[٢] سات برس حضرت یوسف قید خانہ میں رہے
[٣] اس کا نام ریان تھا اور اس کا لقب بھی فرعون تھا کیونکہ اس زمانہ میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا کرتے تھے۔ اسی کا پوتا ولید بن مصعب بن ریان حضرت موسیٰ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا۔ ١٢-١٢-١٢

قیدیوں کے خواب کی تفہیم

بادشاہ مصر کا خواب

سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

تازی گائیں ہیں انکو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں)

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ

اور پھر سات سوکھی بالیاں لے (میرے دربار کے) سردارو اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی آتی

كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝٤٣ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ

ہو تو میرے (اس) خواب کے بارے میں حکم لگاؤ ان لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو ایک خواب پریشان (سا)

مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝٤٤ وَقَالَ الَّذِيْ

ہے اور ہم لوگ ایسے خواب (پریشان) کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں اور جس نے اُن

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ

دونوں میں سے رہائی پائی تھی (ساقی) اور اسکو ایک زمانے کے بعد (یوسفؑ کا قصہ) یاد آیا بول اُٹھا کہ مجھے (قید

فَاَرْسِلُوْنِ ۝٤٥ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ

خانہ تک) جانے دیجئے تو میں اسکی تعبیر لا دیتا ہوں (غرض وہ گیا اور یوسفؑ سے کہنے لگا) اے یوسف اے بڑے

سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

سچے (یوسفؑ اور اہلِ) یہ تو بتلائیے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ

جاتی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری مجوہ اور پھر (سات) سوکھی مرجھائی (اسکی تعبیر کیا ہے) تاکہ میں

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٤٦ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ

لوگوں کے پاس پلٹ کر جاؤں (اور بیان کروں) تاکہ انکو بھی (تمہاری قدر) معلوم ہو جائے (یوسفؑ نے کہا

سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا

(اسکی تعبیر یہ ہے کہ) تم لوگ متواتر سات برس کاشتکاری کرتے رہو گے تو جو (فصل) کاٹو اس (کے دانوں) کو بالیوں

قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝٤٧ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

ہی میں رہنے دینا چھڑانا نہیں مگر تھوڑا بہت جو تم کھاؤ اسکے بعد بڑے سخت (خشک سالی کے) سات برس آئیں گے

سَبْعٌ شِدَادٌ يَّأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا

کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان ساتوں سال کے واسطے پہلے سے جمع کر رکھا ہو گا سب کھا جائیں گے مگر قدر قلیل جو تم (بیج

مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ

کے واسطے) بچا رکھو گے (بس) پھر اسکے بعد ایک ایسا سال آئیگا جس میں لوگوں کے لئے خوب مینہ برسے گا

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ



(اور انگور بھی خوب پھلے گا) اور لوگ اس سال (انہیں) شراب بنانے کیلئے نچوڑیں گے (یہ تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے

ائْتُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ

حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے حضور میں تو لے آؤ پھر جب (شاہی) چوبدار (یہ حکم لیکر) یوسفؑ کے پاس آیا تو یوسفؑ نے کہا

فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ

کہ تم اپنے سرکار کے حضور پلٹ جاؤ اور ان سے پوچھو کہ آپکو کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے اپنے

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ آیا میں انکا طالب تھا یا وہ (میری)، اسمیں شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہی انکے مکروں سے

رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

خوب واقف ہے چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب کیا اور پوچھا کہ جس وقت تم لوگوں نے یوسفؑ سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ

خود ان سے تمنا کی تھی تو تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا وہ سب کی سب عرض کرنے لگیں حاشا للہ ہم نے یوسفؑ میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی

الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ

(تب عزیز مصر کی بی بی زلیخا بول اٹھی اب تو ٹھیک ٹھیک حال سب پر ظاہر ہو ہی گیا اصل بات یہ ہے کہ میں نے خود اس سے اپنا مطلب

لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ

حاصل کرنے کی تمنا کی تھی اور وہ بیشک یقیناً سچا ہے یہ واقعہ جو بادشاہ نے یوسفؑ سے بیان کیا یوسفؑ نے کہا یہ قصہ میں نے اسلئے چھیڑا تاکہ تمہارے بادشاہ

بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿۵۲﴾

کو معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی غیبت میں اسکی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنے والوں کی مکاری کو ہرگز چلنے نہیں دیتا

حضرت یوسفؑ کی پاکدامنی کی گواہی